التبيان

Islamic Center

لخ لم لى لي

خطبہ جمعۃ المبارک

بہ عنوان:

مناقب اہل بیت (۱)

منبر اللجنة العلمية

25

بتاریخ 14 ستمبر 2019

بمطابق 14 محرم 1441

خطبہ رائٹر

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی

03036604440

بہ اہتمام

التبیان اسلامک سنٹر

لاہور، پاکستان

خ لم لى لي

مناقب اہل بیت (۱)

خطبہ کے اہم عناصر:

- اہل بیت کون ہیں؟
- فضائل اہل بیت
- مناقب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- مناقب سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ
- مناقب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ
- حسن و حسین کریمین کے مشترکہ مناقب

إن الحمد لله، نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله.

(يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ)آل عمران: ١٠٢

ٱ خ لم لى لي (بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفۡس وَاحِدَة وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالا كَثِيرا وَنِسَآءۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبا)النساء: ١

(يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلا سَدِيدا)الأحزاب: ٧٠

أما بعد: فإن أصدق الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد ﷺ، وشر الأمور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار.

ٱخ لم لى لي ....

بسم الله الرحمن الرحيم: (إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرا)الأحزاب: ٣٣

اطاعت خلفائے راشدین تصویر ہے اسلام کی

محبت اہل بیت سے تکمیل ہے ایمان کی

تمہید: ہمارے پیارے پیغمبر چونکہ سید البشر ، کائنات میں سب سے اعلی وارفع اور امام الانبیاء ہیں۔ان کے گھر والوں کو اہل بیت کہا جاتا ہے۔اس مبارک نسب سے نسبت دنیا کا عظیم ترین اعزاز ہے۔شاید یہی وجہ ہے کہ اس اکرام سے متصف ہونے کے لیے کئی لوگ بغیر کسی ثبوت کے اپنے آپ کو سید، ہاشمی جیسے القابات سے ملقب کرتے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اہل بیت سے محبت رکھنا جزوِ ایمان ہے۔یہی وہ پاکباز ہستیاں ہیں جن کی وساطت سے ہم تک دین اسلام پہنچا۔

اہل بیت کون ہیں؟

سب سے قبل ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اہل بیت کون ہیں؟

'اہل بیت' کا مطلب ہوتا ہے گھر والے۔اس سے مراد نبی کریم ﷺ کے وہ اہل خانہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔راجح قول کے مطابق آپ کے اہل بیت یہ ہیں:

۱۔ نبی کریم ﷺ کے چچا

۲۔ نبی کریم ﷺ کی پھوپھیاں

۳۔ نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات

۴۔ نبی کریم ﷺ کی اولاد

۵۔ نبی کریم ﷺ کے نواسے/نواسیاں

۶۔ بنو ہاشم /بنو مطلب کے تمام لوگ

ان میں سے کسی ایک کو بھی اہل بیت سے خارج کرنا، ان کے متعلق زبان درازی کرنا، سب و شتم خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

فضائل اہل بیت

اہل بیت سے محبت اور ان کا ادب واحترام کرنا:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو چیزوں پر اُبھارا۔ایک تو کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامنے کا کہا اور دوسری چیز آپ نے ذکر فرمائی:

«وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي»

صحيح مسلم (رقم: 2408) .

"اور میرے اہل بیت، اپنے اہل بیت کے معاملہ میں تمھیں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ اپنے اہل بیت کے معاملہ میں تمھیں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ اپنے اہل بیت کے معاملہ میں تمھیں اللہ کا خوف دلاتا ہوں"۔

اہل بیت کا دشمن جہنمی ہے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَبْغَضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ»

المستدرك على الصحيحين للحاكم، 3 / 162 (رقم: 4717) ، سلسلة الأحاديث الصحيحة (رقم: 2488) .

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! ہم اہل بیت سے جو بھی دشمنی رکھے گا اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا“۔

آج کے اس عظیم خطبہ جمعہ میں اہل بیت میں سے تین مبارک شخصیات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

(ا) مناقب سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں روایات:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ»

مستدرك على الصحيحين للحاكم، 3 / 107 (رقم: 4572) .

”اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ میں سے علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کے فضائل وارد نہیں ہوئے“۔

علی رضی اللہ عنہ سے محبت یا نفرت؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ:

«أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»

صحيح مسلم (رقم: 78) .

اس ذات کی قسم جس نے دانا پھاڑا، اور جس نے انسان کو پیدا فرمایا۔ امی نبی ﷺ نے مجھ سے عہد کیا تھا:

”مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا“۔

علی رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ سے تعلق:

- سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى»

صحيح البخاري (رقم: 3706) صحيح مسلم (رقم: 2404) .

” کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسی علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے“۔

- سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کے بارے فرماتے ہیں:

وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ، لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ، قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، وَعَلِيٌّ نَائِمٌ، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ، فَأَدْرِكْهُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمَى بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمَى نَبِيُّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ، قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ، لَا يُخْرِجُهُ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لَلَئِيمٌ، كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلا يَتَضَوَّرُ، وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ

مسند أحمد ، 5 / 178 (رقم: 3061) ، حسن.

"علی رضی اللہ عنہ نے خود کو (نبی ﷺ کی محبت میں) فروخت کر دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کا لباس زیب تن کر کے آپ کی آرام گاہ پر سو گئے۔ بیان فرماتے ہیں: مشرکین اللہ کے رسول ﷺ کو پتھر مارنے لگے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے کہ علی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ اللہ کے نبی آرام فرما رہے ہیں۔ آواز دی: اے اللہ کے نبی! علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: اللہ کے نبی ﷺ بئر میمون کی طرف چلے گئے ہیں، آپ انہیں وہاں مل لیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں مل گئے۔

ادھر (رات بھر) علی رضی اللہ عنہ کی طرف پتھر پھینکے جاتے رہے، جس طرح کہ نبی کریم ﷺ کی طرف پھینکے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ تکلیف کی وجہ سے دوہرے ہو رہے تھے۔ اور صبح تک اپنا سر چادر سے باہر نہ نکالا۔ جب صبح اپنا سر باہر نکالا تو مشرکین کہنے لگے: تو بہت گھٹیا انسان ہے، ہم تیرے ساتھی کو پتھر مار رہے تھے اور مارے تکلیف کے تم دوہرے ہو رہے ہو!

- سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»

جامع الترمذي (رقم: 3713) .

"جس کا میں مولا اس کا علی مولا ہے"۔

- ابو سلیمان زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا:

«أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ قَبْلِي، وَلَا يَقُولُهَا أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ»

مصنف ابن أبي شيبة ، 6 / 367(رقم: 32079) ، حسن .

"میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی (چچازاد اور داماد) ہوں، یہ دعویٰ مجھ سے پہلے کسی نے کیا اور بعد میں کر سکتا ہے۔ سوائے کذاب اور جھوٹ گھڑنے والے کے"۔

فاتح خیبر:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ، غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ " فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

صحيح البخاري (رقم: 3702) صحيح مسلم (رقم: 2407) .

"علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بوجہ آنکھ دکھنے کے نہیں آ سکے تھے، پھر انہوں نے سوچا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکوں! چنانچہ گھر سے نکلے اور آپ کے لشکر سے جا ملے، جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں ایک ایسے شخص کو عَلم دوں گا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ کل (ایک ایسا شخص عَلم کو لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا، اتفاق سے علی رضی اللہ عنہ آ گئے، حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں امید نہیں تھی لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلم انہیں دے دیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرا دیا"۔

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے دوزانوں بیٹھنے کا شرف:

علی رضی اللہ فرماتے ہیں:

"أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: [هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ]، قَالَ: هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ، وَحَمْزَةُ، وَعُبَيْدَةُ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ."

"میں پہلا شخص ہوں گا۔ جو رحمٰن کے حضور میں قیامت کے دن اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے چہار زانو بیٹھوں گا۔ قیس نے کہا کہ آپ ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی [هذان خصمان اختصموا في ربهم] کہ یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑا کیا " بیان کیا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے بدر کی لڑائی میں دعوت مقابلہ دی تھی۔ یعنی مسلمانوں کی طرف سے (علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نے اور) کفار کی طرف سے (شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نے)"۔

(۲) مناقب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے شبیہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ"

صحيح البخاري (رقم: 3752).

"حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اور کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ نہیں تھا"۔

نبی کریم ﷺ کے محبوب:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

"رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ:"اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ."

صحيح البخاري (رقم: 3749).

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ آپ کے کاندھے مبارک پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے "اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت رکھ۔"

آپ ﷺ کا حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دینا:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمُصُّ لِسَانَهُ - أَوْ قَالَ: شَفَتَهُ، يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ - وَإِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ لِسَانٌ أَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

مسند أحمد ،28 /61 (رقم: 16848) ، إسناده صحيح.

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹوں کو چوس رہے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس زبان یا ہونٹوں کو اللہ کے رسول ﷺ نے چوسا ہوا نھیں ہرگز عذاب نہیں ہو سکتا"۔

آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر:

صحابہ کرام بیان فرماتے ہیں:

" كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَحْبُو حَتَّى صَعِدَ عَلَى صَدْرِهِ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ابْنِي ابْنِي، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ".

فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل (رقم: 1385) ، إسناده صحيح.

"ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ حسن بن علی علیہ السلام گھسٹتے ہوئے آئے، آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر چڑھ گئے، اور آپ پر پیشاب کر دیا۔ ہم حسن کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھے تو نبی کریم ﷺ نے (محبت بھرے لہجے میں) فرمایا: (کوئی بات نہیں) میرا بیٹا ہے، میرا بیٹا ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہا دیا"۔

عظیم مصلح:

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ."

صحيح البخاري (رقم: 3749).

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا"۔

پھر وہ دن آ گیا کہ دونوں طرف مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑنے کو تھیں، کہ جناب حسن رضی اللہ عنہ اپنے حق خلافت سے دستبردار ہو گئے۔

سبحان اللہ

(۳) مناقب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

حسین رضی اللہ عنہ کے بارے آپ ﷺ کا خاص فرمان:

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأَسْبَاطِ»

جامع الترمذي (رقم: 3775) ، حسن .

"حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین میری نسلوں میں سے ایک نسل ہے"۔

حسن وحسین کریمین کے مشترکہ مناقب

اہل جنت کے سردار:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ»

جامع الترمذي (رقم: 3768) ، صحيح .

"حسن وحسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں"۔

نبی کریم ﷺ کے پھول:

"هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا."

صحيح البخاري (رقم: 3753) .

"دونوں (نواسے حسن وحسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

حسن وحسین کی محبت میں اللہ کی محبت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا»

جامع الترمذي (رقم: 3769) ، حسن.

"یہ دونوں (حسن وحسین) میرے بیٹے اور نواسے ہیں۔ اے اللہ! یقینا میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر، اور جو ان دونوں سے محبت کرے تو ان سے محبت کر"۔

حسن وحسین کی محبت اور منبر رسول:

سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " صَدَقَ اللَّهُ {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15] نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا.

جامع الترمذي (رقم: 3774) ، صحيح .

"اللہ کے رسول ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک حسن وحسین آ گئے، ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی، چلتے چلتے گر پڑتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے، انھیں اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالی نے سچ فرمایا: [یقینا تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں] میں نے ان بچوں کو چلتے اور گرتے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا حتی کہ خطبہ چھوڑ کر انہیں اٹھا لیا"۔

حسن وحسین نانا کی سواری پر:

سیدنا ابو ایاس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

«لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ، حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ»

صحيح مسلم (رقم: 2423) .

"میں نے اس سفید خچر کو چلایا، جس پر اللہ کے نبی ﷺ اور حسن وحسین سوار تھے، یہاں تک کہ انھیں حجرہ نبوی تک لے لیا، ایک آپ کے آگے اور دوسرا آپ کے پیچھے تھا"۔

حسن وحسین کی خاطر سجدہ لمبا کرنا:

سیدنا شداد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا، قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ، قَالَ: «كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ»

سنن النسائي (رقم: 1141) صحيح .

"مغرب یا عشاء کی نماز کے لیے اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے تو آپ نے حضرت حسن یا حسین کو اٹھا رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ (نماز پڑھانے کے لیے) آگے بڑھے اور بچے کو نیچے بٹھا دیا۔ پھر نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہی اور نماز شروع کر دی۔ نماز کے دوران میں آپ نے ایک سجدہ بہت لمبا کر دیا۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو بچہ رسول اللہ ﷺ کی پشت پر بیٹھا تھا اور آپ سجدے میں تھے۔ میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری فرمائی تو لوگوں نے گزارش کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے نماز کے دوران میں ایک سجدہ اس قدر لمبا کیا کہ ہم نے سمجھا کوئی حادثہ ہو گیا ہے یا آپ کو وحی آنے لگی ہے۔ آپ نے فرمایا: "ایسا کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہو گیا تو میں نے پسند نہ کیا کہ اسے جلدی میں ڈالوں (فوراً اتار دوں) حتی کہ وہ اپنا دل خوش کر لے۔"